باب 15

مشاہیر تحریک پاکستان

-1	سر سید احمد خان	(1817ءتا1898ء)
-2	مولانا شبلی نعمانی	(1857ءتا1914ء)
-3	سید امیر علی	(1849ءتا1928ء)
-4	نواب محسن الملک	(1837ءتا1907ء)
-5	نواب وقار الملک	(1841ءتا1917ء)
-6	نواب سلیم اللہ خان	(1871ءتا1915ء)
-7	مولانا محمد علی جوہر	(1878ءتا1931ء)
-8	چوہدری رحمت علی	(1897ءتا1951ء)
-9	قائد اعظم محمد علی جناح	(1876ءتا1948ء)
-10	علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ	(1877ءتا1938ء)
-11	سر آغا خان	(1877ءتا1957ء)
-12	مولانا ظفر علی خان	(1873ءتا1956ء)
-13	میاں محمد شفیع	(1869ءتا1932ء)
-14	حسرت موہانی	(1875ءتا1951ء)
-15	مولوی فضل الحق	(1873ءتا1962ء)
-16	عنایت اللہ مشرقی	(1888ءتا1963ء)
-17	خان عبد القیوم خان	(1901ءتا1974ء)
-18	لیاقت علی خان	(1895ءتا1951ء)
-19	سر فضل حسین	(1877ءتا1936ء)
-20	جسٹس میاں شاہ دین	(1866ءتا1918ء)
-21	جسٹس دین محمد	(1886ءتا1960ء)

(1) سر سید احمد خان (1817ءتا1898ء)

سر سید احمد خان برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی نشاۃ الثانیہ کے اولین معمار تھے۔ آپ نے تحریک علی گڑھ کا آغاز کر کے مسلمانوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے ان کو سیاسی، معاشی اور سماجی میدانوں میں ہندوؤں کے ہم پلہ بنا دیا۔ ایم اے او کالج علی گڑھ نے برصغیر کے مسلمانوں کو جدید علوم سے آراستہ کیا۔

سر سید احمد خان 1817ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1839ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت کا آغاز کیا اور 1846ء میں دہلی کے منصف مقرر کیے گئے۔ 1857ء میں جب جنگ آزادی لڑی گئی اس وقت وہ بجنور میں صدر امین کی حیثیت میں فرائض انجام دے رہے تھے۔ آپ نے جنگ آزادی میں بیشمار انگریزوں کی جانیں بچائیں، جس سے ان کو حکومت کی ہمدردی حاصل ہو گئی۔ آپ نے حکومت کے ساتھ تعلقات کا

فائدہ اٹھاتے ہوئے 1875ء میں علی گڑھ میں ایم اے او ہائی سکول قائم کیا جو کہ دو سال بعد 1877ء میں کالج بن گیا اور 1920ء میں اسے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ ان تعلیمی اداروں نے مسلم قوم کو جدید علوم سے آراستہ کیا۔ علاوہ ازیں سرسید احمد خان نے جنگ آزادی کے بعد رسالہ ''اسباب بغاوت ہند'' تحریر کیا جس کا مقصد مسلمانوں کے بارے میں حکمرانوں کا ذہن صاف کرنا تھا۔ آپ نے 1886ء میں ایک تنظیم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس قائم کی جس نے ہر سال تمام بڑے شہروں میں اپنے اجلاس منعقد کیے۔ ان سے مسلمان رہنماؤں کی سیاسی تربیت ہوئی۔ دسمبر 1906ء میں مسلم لیگ کا قیام بھی اسی کانفرنس کا مرہون منت تھا۔ سرسید احمد نے سائنٹیفک سوسائٹی بھی قائم کی اور ایک رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' بھی جاری کیا۔ سرسید احمد خان ایک بلند پایہ مصنف بھی تھے۔ انہوں نے کئی کتب لکھیں جن میں آثار الصنادید' تاریخ سرکشی بجنور' رسالہ احکام طعام اہل الکتاب اور خطبات احمدیہ شامل ہیں۔

(2) مولانا شبلی نعمانی (1857ء تا 1914ء)

مولانا شبلی نعمانی نے ایک عالم دین' ماہر تعلیم اور مصنف کی حیثیت میں برصغیر کے مسلمانوں کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ 1857ء میں اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے دینی علوم حاصل کرنے کے لیے مولانا فیض الحسن سہارن پوری اور مولانا محمد فاروق چڑیا کوئی سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے ایم اے او کالج علی گڑھ میں عربی کے استاد کی حیثیت میں کام کیا۔ آپ پندرہ برس تک کالج سے منسلک رہے۔ آپ 1898ء میں علی گڑھ سے علیحدہ ہو گئے اور 1904ء میں ندوۃ العلماء لکھنؤ سے وابستہ ہوئے' جہاں وہ 1913ء تک کام کرتے رہے۔ آپ نے کئی شہرہ آفاق کتب لکھیں جن میں سے المامون' الفاروقؓ' الغزالیؒ' سوانح مولانا رومؒ' شعرالعجم اور سیرت النبی ﷺ نمایاں ہیں۔ مولانا شبلی نے 1914ء میں وفات پائی۔

(3) سید امیر علی (1849ء تا 1928ء)

سید امیر علی انیسویں صدی کے ایک ممتاز مسلم ماہر قانون' دانشور اور مصنف تھے۔ آپ 1849ء میں چنسورہ ضلع ہگلی (بنگال) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی عمر میں ہی تعلیم میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور ایم اے تک اعلیٰ نمبروں سے تمام امتحانات پاس کیے۔ آپ نے بیرسٹری کا امتحان انگلستان سے پاس کیا اور واپس وطن آ کر 1879ء میں کلکتہ میں وکالت شروع کر دی۔ 1875ء میں آپ پریذیڈنسی مجسٹریٹ بنے اور 1882ء میں آپ کو امپیریل کونسل کا رکن نامزد کیا گیا۔ 1890ء میں آپ کلکتہ ہائی کورٹ کے جج بنے۔ 1904ء میں ریٹائر ہو کر آپ نے انگلستان میں رہائش اختیار کی۔ آپ نے 1877ء میں ایک تنظیم نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن قائم کی جو کہ بعد میں سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کہلائی۔ آپ نے لندن میں مسلم لیگ کی شاخ بھی قائم کی۔ آپ ایک بلند پایہ مصنف بھی تھے اور کئی کتب لکھیں جن میں ''سپرٹ آف اسلام'' ''ہسٹری آف ساراسینز'' اور ''مسلمانوں کا شخصی قانون'' بہت نمایاں ہیں۔ آپ نے 1928ء میں وفات پائی۔

(4) نواب محسن الملک (1837ء تا 1907ء)

نواب محسن الملک 9 دسمبر 1837ء کو اٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصلی نام سید مہدی علی تھا۔ آپ نے تعلیم حاصل کر کے اپنی سروس کا آغاز بطور کلرک کیا مگر اپنی قابلیت اور فرض شناسی کے باعث جلد ہی تحصیلدار بن گئے۔ اس کے بعد ڈپٹی کلکٹر اور انسپکٹر آف ریونیو کام کیا۔ پھر آپ ریاست حیدر آباد چلے گئے اور آپ کو محسن الملک کا خطاب دیا گیا۔ وہیں آپ کو پولیٹیکل سیکرٹری کا عہدہ دیا گیا۔ 1893ء میں آپ علی گڑھ میں رہائش پذیر ہو گئے اور سرسید احمد خاں کے ساتھ مل کر تحریک علی گڑھ کے لیے کام کیا۔ آپ نے رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' میں مضامین لکھے۔ سید محمود کے بعد آپ کو علی گڑھ کالج کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ آپ کی محنت سے کالج کو ترقی حاصل ہوئی۔ آپ کی کاوش سے امیر افغانستان نے کالج کا دورہ کیا۔ 1906ء میں آپ بھی شملہ وفد کے رکن تھے۔ آپ نے 1907ء میں وفات پائی۔

(5) نواب وقار الملک (1841ء تا 1917ء)

نواب وقار الملک کا شمار تحریک پاکستان کے عظیم قائدین میں کیا جاتا ہے۔ آپ کا اصلی نام مشتاق حسین تھا۔ آپ ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے بطور مدرس اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ سرسید احمد خان کے ریڈر مقرر ہوئے اور اپنی قابلیت سے سیکرٹری بن گئے۔ 1875ء میں آپ ریاست حیدر آباد چلے گئے اور ترقی کر کے سیکرٹری ریونیو کے عہدے تک پہنچے۔ ریاست

نے آپ کو وقار الملک کا خطاب دیا۔ 1892ء میں ریٹائر ہو کر آپ نے امروہہ میں رہائش اختیار کی۔ 1907ء میں محسن الملک کی وفات کے بعد آپ کو علی گڑھ کالج کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ آپ 1906ء کے شملہ وفد میں شامل تھے اور دسمبر 1906ء میں قیام مسلم لیگ میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے 1911ء میں تنسیخ تقسیم بنگال کی مذمت کی۔ آپ نے 1917ء میں وفات پائی۔

(6) نواب سلیم اللہ خان (1884ء تا 1915ء)

نواب سلیم اللہ خان 22 جولائی 1871ء کو ڈھاکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد احسان اللہ کشمیری خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور شہر کے مشہور سماجی کارکن تھے۔ 1901ء میں جب نواب سلیم اللہ صرف سترہ برس کے تھے تو آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اور آپ ایک بڑی جاگیر کے مالک بن گئے۔ آپ نے مسلم قوم کی بہتری کے لیے رفاہی کاموں میں بھرپور حصہ لیا اور علی گڑھ کالج اور ڈھاکہ یونیورسٹی وغیرہ کے لیے خطیر رقومات دیں۔ آپ نے سرسید احمد کی قائم کردہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاسوں میں شرکت کی۔ دسمبر 1906ء میں منعقدہ اجلاس میں آپ نے مسلم لیگ کے قیام کی تجویز پیش کی۔ آپ نے 1912ء میں مسلم لیگ کے جلسہ منعقدہ کلکتہ میں تقسیم بنگال کو منسوخ کرنے کی شدید تنقید کی۔ آپ نے 12 فروری 1915ء کو صرف اکتیس برس کی عمر میں وفات پائی۔

(7) مولانا محمد علی جوہر (1878ء تا 1931ء)

مولانا محمد علی جوہر کا شمار عظیم مسلم صحافیوں، دانشوروں اور سیاست دانوں میں کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ ایک شعلہ نوا مقرر بھی تھے۔ آپ مولانا شوکت علی کے بھائی تھے۔ آپ 1878ء کو رام پور میں پیدا ہوئے۔ آپ صرف دو برس کے تھے جب آپ کے والد وفات پا گئے۔ چنانچہ آپ کی پرورش والدہ بی اماں نے کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم بریلی میں حاصل کی اور بعد ازاں علی گڑھ کالج سے بی اے کیا۔ آپ میں قائدانہ صلاحیتیں تھیں، اس لیے آپ نے کالج کی ہم نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔ گریجوایشن کرنے کے بعد آپ نے انگلستان میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ہسٹری میں بی اے کیا۔ 1902ء میں آپ کو ریاست رام پور میں چیف ایجوکیشن آفیسر مقرر کیا گیا۔ 1910ء میں آپ نے ایک انگریزی روزنامہ ''کامریڈ'' اور 1913ء میں ایک اردو روزنامہ ''ہمدرد'' جاری کیا۔ یہ دونوں اخبار بہت مقبول ہوئے۔ تحریک خلافت (1919ء تا 1923ء) کے دوران آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ 1930ء میں آپ نے پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کی اور وہیں وفات پائی۔ آپ کو بیت المقدس میں دفن کیا گیا۔

(8) چوہدری رحمت علی (1897ء تا 1951ء)

چوہدری رحمت علی 16 نومبر 1897ء میں ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم جالندھر سے حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا۔ اس کے بعد آپ انگلستان چلے گئے اور کیمبرج یونیورسٹی سے ایم اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں لیں۔ اسی کالج میں آپ نے پاکستان قومی تحریک کی بنیاد رکھی اور 1933ء میں ایک پمفلٹ ''اب یا کبھی نہیں'' جاری کیا۔ اس میں آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان پر مشتمل ایک آزاد وطن کا مطالبہ کیا اور اس کے لیے ''پاکستان'' کا نام تجویز کیا۔ آپ قیام پاکستان کے بعد 1948ء میں وطن آئے، مگر انگلستان واپس چلے گئے اور 1951ء میں وفات پائی۔

(9) قائداعظم محمد علی جناح (1876ء تا 1948ء)

قائداعظم محمد علی جناح کو بانی پاکستان ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناح پونجا ایک ممتاز تاجر تھے۔ آپ نے 1892ء میں مشن ہائی سکول سے میٹرک کیا اور اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے۔ وہاں بیرسٹری کی ڈگری لے کر 1896ء میں وطن واپس آ گئے۔ پہلے کراچی اور پھر بمبئی میں قانون کی پریکٹس کی۔ جلد ہی آپ کا شمار بمبئی کے ممتاز وکلاء میں ہونے لگا۔ آپ نے 1900ء میں پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی حیثیت میں کام کیا اور 1905ء میں کانگرس میں شمولیت اختیار کی۔ آپ 1913ء میں مسلم لیگ کے رکن بنے اور ہندو، مسلم اتحاد کے لیے کام کرنے لگے۔ آپ کی کاوش سے 1916ء میں کانگرس، لیگ سکیم (لکھنؤ پیکٹ) پر دستخط کیے گئے۔ 1917ء میں آپ نے ہوم رول لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ جلد ہی کانگرس سے آپ کے اختلافات پیدا ہو گئے اور تحریک عدم تعاون کے مسئلہ پر آپ نے 1920ء میں کانگریس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ 1928ء میں آپ نے سائمن کمیشن کی مخالفت کی اور 1929ء میں آل پارٹیز

مسلم کانفرنس دہلی میں نہرو رپورٹ کے جواب میں اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے۔ آپ نے 1930ء سے 1932ء تک لندن میں منعقدہ تین گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی۔

گول میز کانفرنسوں کے بعد آپ نے انگلستان میں رہائش اختیار کر لی اور 1934ء تک وہیں رہے۔ علامہ اقبالؒ اور لیاقت علی خان کے اصرار پر آپ 1934ء میں وطن واپس آ گئے اور آل انڈیا مسلم لیگ کی تنظیم نو کی۔ آپ نے 54 ارکان پر مشتمل لیگ پارلیمانی بورڈ تشکیل دیا۔ اس طرح مسلم لیگ ایک مقبول جماعت بن گئی۔ 22 مارچ 1940ء کو آپ نے لاہور میں مسلم لیگ کے جلسہ عام میں صدارتی خطبہ دیا اور مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا مطالبہ کیا۔ ستمبر 1944ء میں گاندھی۔ جناح مذاکرات میں آپ نے برصغیر کی تقسیم کا مطالبہ کیا۔ 1945-56ء کے انتخابات میں آپ کی قیادت کے باعث مسلم لیگ کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ آپ نے 1946ء میں کابینہ وفد کے سامنے کامیابی سے پاکستان کا کیس پیش کیا۔ بالآخر 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آ گیا اور آپ اس کے پہلے گورنر جنرل مقرر کیے گئے۔ آپ نے 11 ستمبر 1948ء کو وفات پائی اور کراچی میں دفن کیے گئے۔

(10) علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ (1877ء تا 1938ء)

علامہ اقبالؒ کا شمار عظیم مسلم شاعروں، دانشوروں، ماہرین قانون اور مفکرین میں کیا جاتا ہے۔ آپ نے 1930ء میں پاکستان کا خاکہ پیش کر کے ''مصور پاکستان'' کا خطاب پایا۔ علامہ اقبالؒ 7 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک مشن ہائی سکول سیالکوٹ سے اور ایف اے مرے کالج سیالکوٹ سے پاس کیا۔ سیالکوٹ میں آپ نے مولوی میر حسن سے عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی، جس سے آپ میں شاعرانہ ادبی ذوق پیدا ہوا۔ علامہ اقبالؒ نے میٹرک 1893ء میں اور ایف اے کا امتحان 1895ء میں پاس کیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے 1897ء میں اور ایم اے فلسفہ کا امتحان 1899ء میں پاس کیا۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ چلے گئے اور انگلستان سے ایل ایل بی کی ڈگری لینے کے بعد میونخ یونیورسٹی جرمنی سے 1907ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ وطن واپس آ کر آپ نے لاہور میں وکالت شروع کی اور شاعری پر توجہ دی۔ آپ کو 1926ء میں پنجاب کونسل کا رکن منتخب کیا گیا۔ آپ نے 1930ء میں الہٰ آباد میں مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کی صدارت کی اور اپنے خطاب میں ایک آزاد مسلم ریاست کا خاکہ پیش کیا۔ اس وجہ سے آپ کو ''مصور پاکستان'' کا خطاب دیا گیا۔ آپ نے 1938ء میں وفات پائی۔ آپ کی شاعری کی کتب میں اسرار خودی، رموز بے خودی، بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم اور ارمغان حجاز بہت مشہور ہیں۔

(11) سر آغا خان (1877ء تا 1957ء)

سر آغا خان کا اصل نام سلطان محمد شاہ آغا تھا۔ آپ اسماعیلی فرقہ کے روحانی پیشوا تھے۔ علاوہ ازیں انہوں نے زندگی بھر برصغیر کے مسلمانوں کی تعلیمی، سیاسی، معاشی اور سماجی بہتری کے لیے کام کیا۔ 1905ء میں مسلمانوں کے شملہ وفد کی قیادت کر کے آپ کو بہت شہرت ملی۔ سر آغا خان 1877ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد بمبئی میں رہائش اختیار کی۔ 1896ء میں انہوں نے شمالی ہند کا دورہ کیا اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ سے بہت متاثر ہوئے۔ اس دورہ میں آپ نے سرسید احمد خان سے بھی ملاقات کی۔ 1896ء میں آپ انگلستان گئے۔ 1906ء میں آپ نے 35 رکنی شملہ وفد کی قیادت کر کے لارڈ منٹو سے ملاقات کی۔

سر آغا خان نے علی گڑھ یونیورسٹی کے قیام کے لیے بھرپور تعاون کیا اور دس لاکھ روپے چندہ دیا۔ 1930-32ء میں آپ نے لندن میں گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی۔ آپ قائداعظم کے بڑے مداح تھے۔ آپ نے 1957ء میں وفات پائی۔

(12) مولانا ظفر علی خان (1873ء تا 1956ء)

مولانا ظفر علی خان نہ صرف ایک بیباک صحافی تھے بلکہ وہ ایک ممتاز شاعر اور شعلہ بیاں مقرر بھی تھے۔ آپ نے روزنامہ ''زمیندار'' کے ذریعے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مولانا ظفر علی خان 1873ء میں تحصیل وزیر آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علی گڑھ کالج سے بی اے کیا اور اس دوران میں کالج کے میگزین کی ادارت کے فرائض انجام دیئے۔ آپ 1895ء میں نواب محسن الملک کے سیکرٹری مقرر کیے گئے اور 12 سال تک ریاست حیدر آباد میں ملازمت کی۔ بعد ازاں آپ نے کرم آباد میں روزنامہ ''زمیندار'' کی ادارت سنبھالی اور 1910ء میں اخبار کو

لاہور لے آئے۔ جلد ہی یہ روزنامہ تحریک پاکستان کا نقیب بن گیا اور مولانا نے اس کی وساطت سے مسلمانوں میں جذبہ حریت بیدار کیا۔ تحریک خلافت میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ آپ کو اپنی جرأت مندانہ قیادت کے باعث کئی بار جیل جانا پڑا۔ 1931ء میں آپ نے قادیانیوں کے فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک تنظیم مجلس احرار قائم کی۔ 1937ء میں آپ نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ 23 مارچ 1940ء کو آپ نے قرار داد لاہور کی حمایت کی۔ آپ پاکستان کے بہت بڑے حامی تھے۔ آپ کے اخبار ''زمیندار'' نے قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں مسلمانوں میں اسلامی تشخص اجاگر کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مولانا ظفر علی خان نے 1956ء میں وفات پائی۔

(13) میاں محمد شفیع (1869ء تا 1932ء)

میاں محمد شفیع 10 مارچ 1869ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک کا امتحان مشن ہائی سکول رنگ محل لاہور سے اور ایف۔ اے کا امتحان ایف سی کالج لاہور سے پاس کیا۔ اس کے بعد آپ نے 1892ء میں انگلستان سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ وطن واپس آ کر ہوشیار پور میں وکالت شروع کی۔ کچھ عرصہ بعد آپ لاہور میں قیام پذیر ہو گئے۔

میاں محمد شفیع ایک جاذب نگاہ پُراثر شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے سیاست میں شمولیت کی اور 1898ء میں لاہور بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ 1913ء میں آپ نے لکھنؤ میں منعقدہ مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کی صدارت کی۔ 1917ء سے 1919ء تک آپ لاہور بار ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔ بعد ازاں 1922ء سے 1924ء تک آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے لاء ممبر رہے۔ 1927ء میں سائمن کمیشن سے آپ نے تعاون کیا اور جناح سے اختلاف ہو جانے پر اپنی شفیع لیگ قائم کی۔ میاں محمد شفیع نے لندن میں منعقدہ گول میز کانفرنسوں (1930ء تا 1932ء) شرکت کی۔ آپ نے 1932ء میں وفات پائی۔

(14) حسرت موہانی (1875ء تا 1951ء)

حسرت موہانی ایک بلند پایہ شاعر اور بے باک صحافی تھے، جنہوں نے اپنی زبان اور قلم سے تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ آپ 1875ء میں موہان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول فتح پور سے پاس کر کے 1889ء میں ایم اے او کالج علی گڑھ میں داخلہ لیا۔ آپ نے تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ کالج کی ادبی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا اور 1903ء میں بی اے پاس کیا۔ اس کے بعد حسرت موہانی نے صحافت کا پیشہ اپنا لیا اور ایک رسالہ ''اردو معلی'' نکالا۔ علاوہ ازیں آپ نے کانگرس میں شمولیت اختیار کر لی۔ دسمبر 1921ء میں آپ نے کانگرس کے سالانہ جلسہ منعقدہ احمد آباد کی صدارت کی اور اپنے خطاب میں ہندوستان کے لیے مکمل آزادی کا مطالبہ کیا۔ مولانا حسرت موہانی نے 1951ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔

(15) مولوی فضل الحق (1873ء تا 1962ء)

مولوی فضل الحق کو شیر بنگال بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ آپ نے بڑی بیباکی سے بنگال کے مسلمانوں کے حقوق اور آزادیٔ ہند کے لیے جدوجہد کی۔ آپ نے 23 مارچ 1940ء کو قرار داد لاہور پیش کی۔ مولوی فضل الحق 26 اکتوبر 1873ء کو ضلع باریسال کے ایک مقام مستوریہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم باریسال میں حاصل کر کے ایم اے کی ڈگری کلکتہ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے قانون کی تعلیم حاصل کر کے کلکتہ میں وکالت شروع کر دی۔ یہ پیشہ اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے سیاست میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا اور 1913ء میں بنگال اسمبلی کے لیے منتخب ہو گئے۔ 1915ء میں نواب سلیم اللہ کی وفات کے بعد آپ کو بنگال مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ 1919ء میں آپ نے خلافت کانفرنس کے اجلاس کی صدارت کی۔

1930ء میں مولوی فضل الحق نے لندن میں گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ 1937ء میں آپ کی کرشک پرجا پارٹی نے بنگال اسمبلی میں 35 نشستیں جیت لیں اس طرح آپ نے مسلم لیگ کے تعاون سے وزارت تشکیل دی۔ 23 مارچ 1940ء کو آپ نے قرارداد لاہور پیش کی۔ تاہم 1941ء میں آپ نے قائداعظم کے مشورہ کے بغیر وائسرائے کی ڈیفنس کونسل میں شمولیت اختیار کر لی، جس کے باعث آپ کو مسلم لیگ سے خارج کر دیا گیا۔ آپ نے 1947ء میں پاکستان کو دنیا کے نقشے پر ابھرتا دیکھا۔ آپ نے 1962ء میں وفات پائی۔

(16) عنایت اللہ مشرقی (1888ء تا 1963ء)

علامہ عنایت اللہ مشرقی 25 اگست 1888ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کو ریاضی سے بہت لگاؤ تھا۔ آپ خاکسار تحریک کے بانی تھے۔ اس تحریک نے برصغیر میں دور غلامی میں مسلمانوں کے اندر جذبہ حریت بیدار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ عنایت اللہ مشرقی ایک ممتاز ماہر ریاضی تھے۔ انہوں نے چودہ برس کی عمر میں بی اے اور سولہ برس کی عمر میں ریاضی میں ایم اے پاس کیا۔ آپ انقلابی نظریات رکھتے تھے اور اس مقصد کے لیے خاکسار تحریک کی بنیاد رکھی۔

چونکہ حکومت برطانیہ برصغیر میں انقلابی تحریکوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتی تھی اس لیے عنایت اللہ مشرقی اکثر حکومت کے زیر عتاب رہے۔ 1940ء میں لاہور میں جب خاکسار تحریک کے رضا کاروں نے پابندی کے باوجود جلوس نکالا تو پولیس نے فائرنگ کر کے کئی خاکساروں کو ہلاک اور زخمی کر دیا۔ قائداعظم نے 21 مارچ 1940ء کو میو ہسپتال جا کر زخمی خاکساروں کی عیادت کی۔ عنایت اللہ مشرقی نے اپنی زندگی کے آخری ایام بڑی کسمپرسی میں گزارے اور 1963ء میں وفات پائی۔

(17) خان عبدالقیوم خان (1901ء تا 1974ء)

خان عبدالقیوم خان نے صوبہ سرحد میں تحریک پاکستان کے لیے نا قابل فراموش خدمات انجام دیں۔ آپ 16 جولائی 1901ء کو چترال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اسلامیہ کالج پشاور سے حاصل کی اور انگلستان جا کر لندن سکول آف اکنامکس سے بی ایس سی کی ڈگری لی۔ اس کے بعد بیرسٹری کا امتحان پاس کیا اور 1926ء میں وطن واپس آ گئے۔ آپ نے کانگرس میں شمولیت اختیار کر کے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ 1937ء میں خان عبدالقیوم خان کو مرکزی اسمبلی کا رکن منتخب کیا گیا۔

1940ء کے عشرے میں خان عبدالقیوم خان نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور صوبہ سرحد میں اس جماعت کو مستحکم کیا۔ 1947ء میں سرحد میں کروائے گئے ریفرنڈم میں آپ نے عوام کو پاکستان کے حق میں ووٹ دینے پر مائل کیا، جس کے نتیجے میں سرحد کے لوگوں نے بھاری تعداد میں خود مختار مسلم ریاست کے حق میں رائے دی۔ اس طرح خان عبدالقیوم خان صوبہ سرحد کے مرد آہن بن گئے۔ 1958ء میں آپ نے ایوب خان کی آمریت کے خلاف تحریک کا آغاز کیا اور گرفتار کر لیے گئے۔ 1970ء میں آپ کو قومی اسمبلی کا رکن منتخب کیا گیا۔ آپ نے 13 جنوری 1974ء کو وفات پائی۔

(18) لیاقت علی خان (1895ء تا 1951ء)

صاحبزادہ لیاقت علی خان یکم اکتوبر 1895ء کو کرنال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1918ء میں علی گڑھ سے بی اے کیا اور 1918ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے۔ آپ نے اوکسفورڈ یونیورسٹی سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد لیاقت علی خان وطن واپس آ گئے اور مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کو 1926ء میں یو پی اسمبلی کا رکن منتخب کیا گیا۔ قائداعظم نے جب 1930 کے بعد انگلستان میں مستقل رہائش اختیار کر لی تو لیاقت علی نے ان کو وطن واپس آنے پر آمادہ کیا۔ کچھ عرصہ بعد لیاقت علی خان کو مسلم لیگ کا جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ آپ نے مسلم لیگ کی تنظیم نو میں اہم کردار ادا کیا۔ 1946ء میں برصغیر میں جو عبوری حکومت تشکیل دی گئی۔ اس میں آپ کو وزیر خزانہ مقرر کیا گیا۔ متحدہ ہندوستان کا آخری بجٹ آپ نے ہی پیش کیا۔ قیام پاکستان کے بعد لیاقت علی خان کو ملک کا پہلا وزیر اعظم منتخب کیا گیا۔ آپ نے 1950ء میں امریکہ کا دورہ کیا۔ 16 اکتوبر 1951ء میں آپ پر راولپنڈی میں قاتلانہ حملہ کیا گیا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ آپ کو کراچی میں دفن کیا گیا۔

(19) سر فضل حسین (1877ء تا 1936ء)

سر فضل حسین کا شمار پنجاب کے سرکردہ مسلم رہنماؤں میں کیا جاتا ہے، جنہوں نے بیسویں صدی کے پہلے چار عشروں میں مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا کیا۔ آپ 1877ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم ایبٹ آباد سے حاصل کی اور بعد ازاں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے

پاس کیا۔اس کے بعد آپ نے انگلستان سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔وطن واپس آ کر آپ نے سیالکوٹ میں وکالت شروع کی مگر 1905ء میں لاہور منتقل ہو گئے۔ 1907ء سے 1908ء تک آپ اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل رہے۔1919ء میں آپ کو لاہور بار ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کیا گیا۔1921ء میں آپ کو پنجاب کا وزیر تعلیم مقرر کیا گیا۔سر فضل حسین نے 1924ء میں ایک سیاسی جماعت یونینسٹ پارٹی قائم کی۔اس پارٹی نے جلد مقبولیت حاصل کی اور 1937ء کے انتخابات میں 88 مسلم نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔سر فضل حسین نے 1936ء میں وفات پائی۔

(20) جسٹس میاں شاہ دین(1866ء تا 1918ء)

جسٹس میاں شاہ دین کا شمار برصغیر کے نامور ماہرین قانون میں کیا جاتا ہے۔آپ 2 اپریل 1988ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔آپ نے رنگ محل ہائی سکول سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔اس کے بعد آپ نے انگلستان سے قانون کی ڈگری حاصل کی اور وطن واپس آ کر لاہور میں وکالت شروع کر دی۔آپ جلد ہی بار کونسل کے رکن اور پھر پنجاب حکومت کے نائب مشیر بن گئے۔ 1890ء میں شاہ دین نے ینگ مین محمڈن ایسوسی ایشن تشکیل دی اور خود اس کے پہلے صدر بنے۔آپ 1903ء سے 1905ء تک دو بار پنجاب اسمبلی کے رکن بنے۔حکومت پنجاب نے 1906ء میں میاں شاہ دین کو چیف کورٹ کا جج مقرر کیا۔آپ اس عہدہ پر 1906ء سے 1907ء اور پھر 1908ء سے 1918ء تک فائز رہے۔آپ نے 2 جولائی 1918ء کو وفات پائی۔

(21) جسٹس دین محمد(1886ء تا 1960ء)

جسٹس دین محمد 1886ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے شہر سے حاصل کر کے 1907ء میں ایم اے پاس کیا اور پھر 1910ء میں قانون کی ڈگری حاصل کی۔آپ کو 1910ء میں میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ کا رکن منتخب کیا گیا۔اس کے بعد 1914ء میں اس کے صدر بنے۔1929ء میں آپ کو پنجاب صوبائی اسمبلی کا رکن منتخب کیا گیا۔1934ء میں جسٹس دین محمد لاہور ہائی کورٹ کے جج کے عہدہ پر فائز ہوئے۔1946ء میں ریاست بہاولپور کے چیف جسٹس بنے۔1947ء میں آپ کو باؤنڈری کمیشن کا رکن بنایا گیا۔1948ء میں آپ کو سندھ کا گورنر مقرر کیا گیا۔آپ نے 1960ء میں وفات پائی۔

☆☆☆☆☆☆

تاریخ پاکستان......سن وار واقعات

-1	حضرت شاہ ولی اللہ کی پیدائش	فروری 1703ء
-2	قرآن پاک کا فارسی میں ترجمہ	1738ء
-3	پانی پت کی تیسری جنگ میں مرہٹوں کی شکست	جنوری 1761ء
-4	حضرت شاہ ولی اللہ کی وفات	ستمبر 1762ء
-5	جنگ بالاکوٹ میں مجاہدین کی سکھوں کے ہاتھوں شکست	مئی 1831ء
-6	سرسید احمد کی پیدائش	1817ء
-7	جنگ آزادی	1857ء
-8	برصغیر کا انتظام کمپنی سے تاج برطانیہ کے حوالے	1858ء
-9	ملکہ برطانیہ وکٹوریہ کا اعلان	یکم نومبر 1858ء
-10	انڈین کونسلز ایکٹ	1861ء

-11	ایم اے او کالج علی گڑھ کا قیام	1877ء
-12	برہمو سماج کا قیام	1828ء
-13	سر سید احمد خان نے سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی	1863ء
-14	محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا قیام	1886ء
-15	بنارس میں ہندی اردو تنازع کا آغاز	1867ء
-16	ہنٹر کی کتاب "ہمارے ہندوستانی مسلمان" کی اشاعت	1871ء
-17	البرٹ بل پیش کیا	1883ء
-18	تھیوسوفیکل سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی	1875ء
-19	دیانند سرسوتی کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کی اشاعت	1873ء
-20	دیانند سرسوتی نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی	1875ء
-21	دارالعلوم دیوبند کا قیام	1867ء
-22	آل انڈیا نیشنل کانگرس کا قیام	1885ء
-23	ندوۃ العلماء لکھنؤ کا قیام	1898ء
-24	سر سید احمد خان کی وفات	1898ء
-25	انجمن حمایت اسلام لاہور کا قیام	24 ستمبر 1884ء
-26	سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کا قیام	1877ء
-27	اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کا قیام	1892ء
-28	گورنمنٹ کالج لاہور قائم کیا گیا	1864ء
-29	نواب محسن الملک سیکرٹری علی گڑھ رہے	1898ء تا 1907ء
-30	وقار الملک سیکرٹری علی گڑھ رہے	1907ء تا 1912ء
-31	مولانا شبلی نعمانی کی علی گڑھ سے علیحدگی	1898ء
-32	قائداعظم محمد علی جناح کی پیدائش	25 دسمبر 1876ء
-33	علامہ اقبال کی پیدائش	9 نومبر 1877ء
-34	مولانا محمد علی جوہر کی پیدائش	1878ء
-35	سید امیر علی کو کلکتہ ہائی کورٹ کا جج بنایا گیا	1890ء
-36	مولانا شبلی کی ندوۃ العلماء سے رفاقت کا عہد	1904ء تا 1913ء
-37	تقسیم بنگال	1905ء
-38	وفد شملہ نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی	اکتوبر 1906ء
-39	آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام	دسمبر 1906ء
-40	قائداعظم نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی	1913ء
-41	مولانا شبلی کی وفات	1914ء
-42	معاہدہ لکھنؤ (کانگرس لیگ سکیم)	1916ء
-43	کانپور مسجد کا واقعہ	1913ء

44-	پہلی جنگ عظیم	1914ء تا 1918ء
45-	رولٹ ایکٹ منظور کیا گیا	1919ء
46-	خلافت کمیٹی کا قیام	22 ستمبر 1919ء
47-	خلافت کمیٹی کا پہلا اجلاس	نومبر 1919ء
48-	وفد خلافت کی انگلستان کو روانگی	مارچ 1920ء
49-	وفد خلافت کی لائیڈ جارج سے ملاقات	17 مارچ 1920ء
50-	مانٹیگو' چیمسفورڈ اصلاحات	1919ء
51-	جلیانوالہ باغ کا حادثہ	13 اپریل 1919ء
52-	عدم تعاون تحریک کا آغاز	1921ء
53-	قائداعظم کی کانگرس سے علیحدگی	1920ء
54-	واقعہ چوری چورا	5 فروری 1922ء
55-	تحریک سول نافرمانی کا خاتمہ	13 فروری 1922ء
56-	خلافت ترکی کا خاتمہ	مارچ 1924ء
57-	دہلی مسلم تجاویز	20 مارچ 1927ء
58-	سائمن کمیشن کا پہلا دورہ ہند	فروری تا مارچ 1928ء
59-	سائمن کمیشن کا دوسرا دورہ ہند	اکتوبر 1929ء تا مارچ 1930ء
60-	سائمن کمیشن رپورٹ	مئی 1930ء
61-	نہرو رپورٹ	اگست 1928ء
62-	قائداعظم کے چودہ نکات	31 مارچ 1929ء
63-	علامہ اقبال کا خطبہ الہ آباد	30 دسمبر 1930ء
64-	پہلی گول میز کانفرنس (لندن)	12 نومبر 1930ء تا 19 جنوری 1931ء
65-	دوسری گول میز کانفرنس	7 ستمبر 1931ء تا یکم دسمبر 1931ء
66-	تیسری گول میز کانفرنس	17 نومبر تا 14 دسمبر 1932ء
67-	پونا پیکٹ	24 ستمبر 1932ء
68-	گاندھی' اروِن معاہدہ	مارچ 1931ء
69-	کمیونل ایوارڈ	14 اگست 1932ء
70-	قرطاس ابیض	مارچ 1933ء
71-	گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کا نفاذ	اگست 1935ء
72-	1935ء کے قانون کے تحت صوبائی انتخابات	1937ء
73-	کانگرس وزارتیں	جولائی 1937ء تا اکتوبر 1939ء
74-	پیرپور رپورٹ	اکتوبر 1938ء
75-	شریف رپورٹ	مارچ 1939ء
76-	فضل الحق کا پمفلٹ	دسمبر 1939ء
77-	دوسری جنگ عظیم کا آغاز	ستمبر 1939ء

www.downloadclassnotes.com

78-	یومِ نجات	22دسمبر1939ء
79-	قراردادِ لاہور کی منظوری	23مارچ1940ء
80-	اعلانِ اگست	8اگست1940ء
81-	کرپس مشن کی تجاویز	30مارچ1942ء
82-	ہندوستان چھوڑ دو تحریک	اگست1942ء
83-	راج گوپال اچاریہ فارمولا	1943ء
84-	گاندھی۔ جناح مذاکرات	9تا27ستمبر1944ء
85-	لارڈ ویول کا منصوبہ	14جون1945ء
86-	شملہ کانفرنس	25جون1945ء
87-	مرکزی اسمبلی کے انتخابات	دسمبر1945ء
88-	صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات	جنوری1946ء
89-	کابینہ مشن کا قیام	19فروری1946ء
90-	کابینہ مشن پلان کا اعلان	16مئی1946ء
91-	کانگرس کی عبوری حکومت کا قیام	2ستمبر1946ء
92-	مسلم لیگ کی عبوری حکومت میں شمولیت	25اکتوبر1946ء
93-	لارڈ اٹیلی کا بیان	20فروری1947ء
94-	لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی تقرری اور چارج	22مارچ1947ء
95-	تقسیم ہند کے منصوبے کا اعلان	3جون1947ء
96-	قانون آزادیء ہند کی منظوری	18جولائی1947ء
97-	ریڈکلف ایوارڈ کا اعلان	اگست1947ء
98-	پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس	11اگست1947ء
99-	قیامِ پاکستان	14اگست1947ء
100-	قائداعظم کا بطور گورنر جنرل پاکستان حلف	15اگست1947ء

......☆......

www.downloadclassnotes.com

حصہ معروضی

□ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان (✓) لگایئے۔

1- نواب وقار الملک کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(الف) 1843ء؛ غازی پور (ب) 1842ء؛ الہ آباد (ج) **1841ء؛ مراد آباد** ✓ (د) 1840ء؛ علی گڑھ

2- وقار الملک 1863ء سے کب تک علی گڑھ کے ساتھ منسلک رہے؟

(الف) 191ء (ب) **1912ء** ✓ (ج) 1910ء (د) 1908ء

3- کس مسلمان رہنما کے بعد وقار الملک علی گڑھ ٹرسٹ کے سیکرٹری بنے؟

(الف) نواب محسن الملک ✓ (ب) سرسید احمد خان (ج) مولوی سمیع اللہ خان (د) سراحسان اللہ

4- وقار الملک کا انتقال کب ہوا؟
(الف) 1914ء (ب) 1915ء (ج) 1916ء (د) **1917ء** ✓

5- سرآغا خان 2 نومبر 1877ء کو کہاں پیدا ہوئے؟
(الف) ڈھاکہ (ب) کراچی ✓ (ج) راولپنڈی (د) ممبئی

6- سرآغا خان کب یورپ کے دورے پر گئے؟
(الف) 1896ء (ب) 1897ء (ج) **1898ء** ✓ (د) 1899

7- علی گڑھ کالج یونیورسٹی بنوانے کے لیے سرآغا خان نے اپنی طرف سے کتنی رقم ادا کی؟
(الف) 2لاکھ روپیہ (ب) 5لاکھ روپیہ (ج) 8لاکھ روپیہ (د) **10لاکھ روپیہ** ✓

8- سرآغا خان کی کوششوں سے علی گڑھ کالج کو یونیورسٹی بنوانے کے لیے کتنا چندہ اکٹھا ہوا؟
(الف) 20لاکھ روپیہ (ب) 25لاکھ روپیہ (ج) **30لاکھ روپیہ** ✓ (د) 35لاکھ روپیہ

9- سرآغا خان نے کب دربار دہلی میں بادشاہ جارج پنجم سے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی منظوری کا اعلان کرایا؟
(الف) **1912ء** ✓ (ب) 1909ء (ج) 1914ء (د) 1910ء

10- مسلم لیگ کے دو گروہوں میں منقسم ہونے کے وقت سرآغا خان کہاں تھے؟
(الف) جرمنی (ب) فرانس ✓ (ج) انگلستان (د) اٹلی

11- پہلی گول میز کانفرنس میں مسلم وفد کے قائد تھے:
(الف) سرآغا خان ✓ (ب) محمد علی جناح (ج) مولانا محمد علی جوہر (د) سرمحمد شفیع

12- سرآغا خان کا انتقال کب ہوا؟
(الف) 1950ء (ب) 1953ء (ج) 1955ء (د) **1957ء** ✓

13- نواب سلیم اللہ خان ڈھاکہ کے کشمیری گھرانے میں کب پیدا ہوئے؟
(الف) 1880ء (ب) 1882ء (ج) **1884ء** ✓ (د) 1886ء

14- نواب سلیم اللہ خان کو کب "نواب بہادر" کا خطاب ملا؟
(الف) 1904ء (ب) **1903ء** ✓ (ج) 1902ء (د) 1901ء

15- دسمبر **1906**ء میں ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس ڈھاکہ میں منعقد ہوا اس کے منتظم کون تھے؟
(الف) نواب محسن الملک (ب) نواب وقار الملک (ج) نواب سلیم اللہ خان ✓ (د) سرآغا خان

16- نواب سلیم اللہ خان کا 16 جنوری **1915**ء کو کتنی عمر میں انتقال ہوا؟
(الف) 30برس (ب) **32برس** ✓ (ج) 34برس (د) 36برس

17- اکبر الٰہ آبادی نے کب وفات پائی؟
(الف) 1916ء (ب) 1918ء (ج) 1919ء (د) **1921ء** ✓

18- مولانا محمد علی جوہر **1878**ء میں کہاں پیدا ہوئے؟
(الف) رام پور ✓ (ب) دہلی (ج) لکھنؤ (د) مرادآباد

19- مولانا جوہر نے مسلم لیگ کے پہلے اجلاس کی کاروائی کس کے ارشاد پر مرتب کر کے شائع کروائی؟
(الف) سرآغا خان (ب) نواب وقار الملک ✓ (ج) نواب محسن الملک (د) مولوی سمیع اللہ خان

20- مولانا جوہر کس اخبار میں مزاحیہ مضامین لکھتے تھے؟

(الف) آبزرور ✓ (ب) کامریڈ (ج) دی مسلم (د) ٹائمز آف انڈیا

-21 مولانا جوہر نے 14 جنوری 1910ء کو اخبار کامریڈ کہاں سے نکالا؟

(الف) کولکتہ ✓ (ب) ممبئی (ج) ڈھاکہ ✓ (د) دہلی

-22 مولانا جوہر نے کس نام سے ایک اُردو اخبار نکالا؟

(الف) ہلال (ب) بدر (ج) ہمدرد ✓ (د) استقلال

-23 مولانا جوہر پہلی جنگ عظیم کے وقت کتنے برس کے لیے قید کیے گئے؟

(الف) تقریباً 2 سال (ب) تقریباً 3 سال (ج) تقریباً 4 سال (د) تقریباً 5 سال ✓

-24 ''میں اُس وقت تک اپنے غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا جب تک اپنے ہمراہ روح آزادی کو لے کر نہ جاؤں۔ اگر تم نے ہمیں آزادی نہ دی تو مجھے یہاں قبر کی جگہ دینی ہوگی۔'' یہ مشہور الفاظ کس مشہور رہنما کے ہیں؟

(الف) مولانا محمد علی جوہر (ب) مولانا شوکت علی (ج) سر محمد شفیع ✓ (د) شاہنواز خان

-25 مولانا جوہر نے اپنی وصیت یکم جنوری 1931ء کو لکھوائی' انتقال کب ہوا؟

(الف) 2 جنوری 1931ء (ب) 4 جنوری 1931ء ✓ (ج) 8 جنوری 1931ء (د) 10 جنوری 1931ء

-26 1924ء کے کوہاٹ ہندو مسلم فسادات کی تحقیقات کے لیے گاندھی کے ہمراہ کون سے مسلمان رہنما کوہاٹ گئے؟

(الف) مولانا شوکت علی ✓ (ب) مولانا محمد علی (ج) مولوی سمیع اللہ (د) حسرت موہانی

-27 مولانا شوکت علی کس کے کہنے پر مرکزی لیجسلیٹو کونسل کے رکن منتخب ہوئے؟

(الف) ڈاکٹر انصاری (ب) سلیم اللہ خان (ج) صاحبزادہ عبدالقیوم (د) قائداعظم ✓

-28 مولانا ابوالکلام آزاد 1888ء میں کہاں پیدا ہوئے؟

(الف) دہلی (ب) لندن (ج) مکہ ✓ (د) ممبئی

-29 تحریک خلافت کے دوران باغیانہ تقاریر کے سبب مولانا آزاد دسمبر 1921ء میں گرفتار ہوئے' انہیں کتنے سال قید بامشقت کی سزا ملی؟

(الف) 1 سال (ب) 2 سال ✓ (ج) 3 سال (د) 4 سال

-30 مولانا آزاد 1940ء سے کب تک کانگرس کے صدر رہے؟

(الف) 1944ء (ب) 1945ء (ج) 1946ء ✓ (د) 1947ء

-31 مولانا آزاد نے کب وفات پائی؟

(الف) 1952ء (ب) 1954ء (ج) 1956ء (د) 1958ء ✓

-32 ڈاکٹر مختار احمد انصاری کب یو پی کے ضلع غازی پور میں پیدا ہوئے؟

(الف) 1884ء (ب) 1882ء (ج) 1880ء ✓ (د) 1878ء

❑ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

سوال 1: دو قومی نظریہ اور مسلم لیگ کی تشکیل میں نواب وقار الملک کا کردار واضح کریں۔

جواب: آپ اپنے ہم عصر ساتھیوں سے زیادہ باشعور تھے اور دو قومی نظریہ کے زبردست حامی تھے۔ آپ مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دلانے میں پیش پیش تھے۔ سرسید کی وفات کے بعد آپ نے مسلمانوں کی الگ سیاسی جماعت کی ضرورت کو سب سے زیادہ محسوس کیا۔

سوال 2: سر آغا خان کی ابتدائی تعلیم و تربیت پر مختصر روشنی ڈالیں۔

جواب: آپ 8 سال کے تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا۔ والدہ نے تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دی۔ آپ کو تین یورپی ٹیوٹرز کی خدمات حاصل تھیں جو آپ کو جدید ترین علوم سے آراستہ کرتے تھے۔ ایک گھنٹہ روزانہ گھوڑ سواری سیکھتے۔

سوال3: سر آغا خان کے برطانوی برسر اقتدار طبقہ سے کیسے مراسم تھے؟

جواب: سر آغا خان کے ملکہ وکٹوریہ اور ملکہ الزبتھ دوم سے لے کر شہزادوں' مہاراجوں' ہندوستان کے گورنروں' بڑے فوجی افسران تک کے ساتھ گہرے تعلقات تھے۔ آپ نے اپنے گہرے اثر و رسوخ کو ہمیشہ مسلمانوں کی فلاح کے لیے استعمال کیا۔

سوال4: نواب سلیم اللہ خان کو کب اور کس موقع پر سر کا خطاب ملا؟

جواب: 1911ء میں تقسیم بنگال کی منسوخی کے اعلان کے ساتھ ہی آپ کو 'سر' کا خطاب ملا۔ آپ کو تقسیم کی منسوخی کا سخت صدمہ تھا اس لیے آپ نے اس خطاب کو ایک رشوت' فریب اور بے عزتی کا پھندہ قرار دیا۔

سوال5: اُردو کے مشہور شاعر اور طنز نگار اکبر الہ آبادی کے مختصر حالات زندگی بیان کریں۔

جواب: اکبر الہ آبادی 1846ء میں پیدا ہوئے۔ 1869ء میں نائب تحصیلدار مقرر ہوئے۔ 1872ء میں وکالت کا امتحان پاس کیا۔ 1880ء میں منصف مقرر ہوئے۔ 1894ء میں عدالت خفیفہ کے جج مقرر ہوئے۔ 1898ء میں ''خان بہادر'' کا خطاب ملا۔ 1903ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔

سوال6: حسرت موہانی کے مختصر حالات زندگی بیان کریں۔

جواب: آپ 1878ء میں پیدا ہوئے۔ 1903ء میں علی گڑھ سے بی اے کیا۔ علی گڑھ سے رسالہ ''اُردوئے معلّی'' شائع کیا۔ برطانوی حکومت کے خلاف سخت مضامین لکھنے پر کئی بار بغاوت کے جرم میں جیل کی سزا ہوئی۔ تحریک خلافت کے بعد مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ 1951ء میں انتقال ہوا۔

سوال7: مولانا محمد علی جوہر کے والدین کے متعلق مختصراً تحریر کریں۔

جواب: جوہر کے والد عبدالعلی خان (سرکاری ملازم) کا 1880ء میں انتقال ہوا۔ اس وقت جوہر کی والدہ (جو بی اماں کے نام سے مشہور ہوئیں) 27 برس کی تھیں۔ انہوں نے اپنے 5 بیٹوں اور ایک بیٹی کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دی۔

سوال8: مولانا محمد علی جوہر کو کب اور کس نے اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان بھیجا؟

جواب: 1898ء میں جوہر نے ایم اے او کالج علی گڑھ سے بی اے کیا تو امتیازی پوزیشن حاصل کرنے پر ریاست رام پور کے وزیر اعظم نواب محمد اسحاق خان نے انہیں ریاست کی طرف سے اعلیٰ تعلیم کے لیے وظیفہ دیا۔ جوہر 1902ء میں انگلستان سے بی اے آنرز ان ماڈرن ہسٹری ڈگری لے کر وطن واپس آئے۔

سوال9: مولانا شوکت علی کا مختصر تعارف پیش کریں۔

جواب: مولانا محمد علی جوہر کے بھائی شوکت علی بہت اچھے منتظم تھے۔ تقریریں کم اور کام زیادہ کرتے تھے۔ مزاجاً نڈر اور بے باک تھے۔ تیز طرار گفتگو کرتے۔ طالب علموں کے لیڈر تھے۔ محمد علی اگر اپنے زور خطابت سے عوام میں آگ پیدا کر دیتے تو شوکت علی منظم انداز میں لوگوں کو اپنے حق میں موڑتے۔

سوال10: تحریک ''انجمن خدام الکعبہ'' کب اور کس نے شروع کی؟

جواب: 1912ء میں مولانا عبدالباری کی رہائش گاہ پر شروع ہونے والی یہ تحریک مولانا شوکت علی نے منظم کی جس کا مقصد مقامات مقدسہ کی حفاظت اور ترکی کے خلاف برطانوی عزائم کا سدباب تھا۔ شوکت علی تحریک کے سیکرٹری اور مولانا عبدالباری صدر تھے۔

سوال11: مولانا آزاد کو ابتدائی عمر میں کن ممالک جا کر ان کے رہنماؤں سے ملنے کا موقع ملا؟

جواب: آپ 16 سال کی عمر میں مصر' شام اور عراق گئے جہاں مفتی محمد عبدہ' سید جمال الدین افغانی اور دیگر رہنماؤں سے ملے۔

سوال12: مولانا آزاد کی صحافتی خدمات بیان کریں۔

جواب: آپ ''نیرنگ عالم'' کے ایڈیٹر بنے۔ ''لسان الصدق'' جاری کیا۔ کچھ عرصہ ''وکیل'' اور ''الندوہ'' کی ادارت کی۔ اپنے نظریات کی اشاعت کے لیے ''الہلال'' نکالا جس پر حکومتی تنقید کے سبب پابندی لگی تو ''البلاغ'' نکالا۔ آپ نے ''تفسیر ترجمان القرآن'' کے علاوہ ادبی کتب ''تذکرہ'' اور ''غبار خاطر'' لکھیں۔

سوال13: ڈاکٹر مختار احمد انصاری کی کانگرس اور مسلم لیگ کے لیے خدمات بیان کریں۔

جواب: 1910ء میں انگلستان سے واپسی پر ڈاکٹر انصاری کانگرس اور مسلم لیگ دونوں کے رکن بنے۔ 1916ء میں میثاق لکھنؤ میں مصالحت کی شرائط طے کرائیں۔ 1918ء میں مسلم لیگ اور 1920ء میں کانگرس کے اجلاسوں کی صدارت کی۔

سوال14: گاندھی ابتدائی عمر میں کیسے طالب علم تھے؟

جواب: گاندھی کی ابتدائی تعلیم راج کوٹ میں ہوئی۔ وہ ایک معمولی طالب علم تھے۔ اُن کا حافظہ کمزور اور ذہن کند تھا۔ ان کی طبیعت بڑی شرمیلی تھی اور

www.downloadclassnotes.com

دوستوں سے ملتے ہوئے گھبراتے تھے۔

سوال15: مہاتما گاندھی کی شخصیت پر مختصراً روشنی ڈالیں۔

جواب: گاندھی اعلیٰ درجے کا سیاسی دماغ رکھتے تھے۔ عزم و ہمت میں بے مثال تھے۔ تمام رہنماؤں، گروہوں اور فرقوں کو خوش رکھنے کا فن جانتے تھے لیکن اپنے ہندو چیلوں سے مسلمانوں کے حقوق نہ منوا سکے۔

سوال16: انتہا پسند ہندو رہنما پنڈت مدن موہن مالویہ کا مختصر تعارف پیش کریں۔

جواب: پنڈت گھرانے سے تعلق رکھنے والے مدن موہن نے 1884ء میں کولکتہ یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ ایل ایل بی کے بعد وکالت شروع کی۔ سیاست اور صحافت پسندیدہ مضامین تھے۔ ہندی اور انگریزی میں کئی اخبارات و رسائل نکالے۔ مدن موہن مسلمانوں کے معاملے میں سخت تشدد تھا۔

سوال17: مدن موہن مالویہ کے خالصتاً ہندو نظریات مختصراً تحریر کریں۔

جواب: مدن موہن نے بیسویں صدی کے شروع میں گئور کھشا تنظیم بنائی۔ وہ شدھی کا زبردست حامی تھا۔ وہ بت پرستی کا حامی تھا اور اچھوتوں کو معاشرے میں بلند مقام دلوانے کا سخت مخالف تھا۔

سوال18: اچھوت لیڈر ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر کا مختصر تعارف پیش کریں۔

جواب: 1891ء میں پیدا ہونے والے ڈاکٹر امبیدکر نے ابتدائی تعلیم ستارا اور ممبئی سے حاصل کرنے کے بعد 1913ء میں ریاست بڑودہ کے وظیفہ پر امریکہ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی اور لندن سے ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری لی۔ غیر معمولی ذہانت و قابلیت کے باوجود صرف اچھوت ہونے کی بناء پر ان کے ساتھ توہین آمیز سلوک کیا جاتا جس سے ان میں ہندوؤں کے ذات پات کے نظام کے خلاف شدید ردعمل پیدا ہوا۔ 1927ء میں سماج ساتا سنگھ (اچھوت تنظیم) قائم کی۔

سوال19: ڈاکٹر امبیدکر نے پاکستان کے بارے میں کون سی کتابیں لکھیں؟

جواب: قائداعظم کے 1940ء میں قریب ہونے والے ڈاکٹر امبیدکر نے پاکستان کے بارے میں دو کتابیں "Thoughts on Pakistan" اور "Pakistan or Partition of India" لکھیں۔

سوال20: ڈاکٹر ذاکر حسین کا مختصر تعارف پیش کریں۔

جواب: 1897ء میں حیدر آباد میں پیدا ہونے والے ڈاکٹر ذاکر حسین نے اٹاوہ اور علی گڑھ سے تعلیم حاصل کی۔ 1926ء میں برلن یونیورسٹی سے اکنامکس میں پی ایچ ڈی کیا۔ 1948ء میں علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نامزد کیے گئے۔ 1957ء میں بہار کے گورنر، 1962ء میں بھارت کے نائب صدر اور 1967ء میں صدر رہے۔ 3 مئی 1969ء کو وفات پائی۔

سوال21: مولانا ظفر علی خان کا مختصر تعارف پیش کریں۔

جواب: آپ 1873ء میں وزیر آباد میں مولوی سراج الدین کے گھر پیدا ہوئے۔ مشن ہائی سکول وزیر آباد سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ پٹیالہ سے میٹرک اور علی گڑھ سے ایف اے اور بی اے کیا۔ شبلی نعمانی اور آرنلڈ اساتذہ تھے۔ آپ کالج میگزین کے مدیر اور طالب علم لیڈر تھے۔ نہایت نڈر، مخلص، بہادر اور تیز و طرار تھے۔

سوال22: جنگ بلقان میں مولانا ظفر علی خان کے کردار کی وضاحت کریں؟

جواب: طرابلس اور بلقان کی جنگوں میں ترکی کی حمایت میں تحریک چلانے میں مولانا ظفر علی خان کا بڑا ہاتھ تھا۔ انہوں نے 1912ء میں قسطنطنیہ جا کر وزیراعظم ترکی کو مسلمانان ہند کا اکٹھا کیا گیا چندہ پہنچایا اور 1913ء میں واپس لوٹے۔

سوال23: سردار عبدالرب نشتر کا مختصر تعارف پیش کریں۔

جواب: آپ کے والد سردار عبدالحنان ریلوے کنٹریکٹر تھے۔ 1920ء میں پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کیا۔ پرائیویٹ بی اے کیا۔ 1925ء میں علی گڑھ سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کے لیے تحریک چلائی۔ 1929ء میں پشاور میونسپل کمیٹی کے رکن بنے۔ 1930ء میں مسلم لیگ کی طرف راغب ہوئے۔ 1937ء میں مسلم لیگ کے باقاعدہ رکن بنے۔

☆☆☆☆☆☆